از عدالت عظمیٰ

چینروپ سمپٹرم

9 اکتوبر

1953

بنام

انکم ٹیکس کمشنر مغربی بنگال

[پتنجلی شاستری سی جے، ایس آر داس، ویوین بوس، غلام حسن اور بھگوتی جسٹس صاحبان]

بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ (XI بابت 1922)، ذیلی دفعہ 4 (1) (ب) اور 14 (2) (ج)-اسٹاک کی تشخیص کے ذریعے منافع کی تصدیق۔کاروباری اسٹاک کو ہٹا کر مقامی ریاست پہنچایا-جگہ جہاں منافع جمع ہوتا ہے-دفعہ 14 (2) (ج) کے تحت استثنی۔اسٹاک کی تشخیص کے بنیادی اصول۔

ٹیکس دہندہ فرم جو کلکتہ میں سونے کا کاروبار کرتی تھی، حسابِ سال کے دوران بیکانیر گئی، جہاں اس کے شراکت دار رہتے تھے، چاندی کے بار کی ایک خاص مقدار ان کے شراکت داروں کو فروخت کیے جانے کے طور پر دکھایا گیا۔انکم ٹیکس حکام نے فروخت کی کہانی پر یقین نہیں کیا اور باروں کو کاروباری اسٹاک کے طور پر مانتے ہوئے اور سال کے اختتام پر ان کی مارکیٹ قیمت کے حساب سے ان کی قیمت لگائی، جو تشخیصی قیمت سے بہت زیادہ تھی ،فرم کے منافع کا اندازہ 220887 لگایا گیا۔ٹیکس دہندہ نے دعوی کیا کہ یہاں تک کہ یہ تسلیم کیا کہ کاروبار میں بار تجارت میں کندہ تھا، سال کے اختتام پر بیکانیر میں جمع ہونے والی بڑھتی ہوئی قیمت اور برطانوی بھارت میں انکم ٹیکس ایکٹ دفعہ 14 (2) (ج) کے تحت ٹیکس سے مستثنی تھا۔عدالت عالیہ نے کہا کہ اسٹاک ان ٹریڈ کی قیمت میں اضافہ

کی نمائندگی کرنے والا نظریاتی منافع تشخیص سے نکلتا ہے اور اس کے مطابق منافع اس وقت پیدا ہوتا ہے جب، اور اس جگہ جہاں، تشخیص کی گئی تھی، اور جیسا کہ تشخیص کلکتہ میں کی گئی تھی، دفعہ 14 (2) (ج) لاگو نہیں ہوا اور منافع اپیل پر قابل ٹیکس تھا،

یہ کہا گیا کہ عدالت عالیہ کا یہ نظریہ کہ منافع اختتامی اسٹاک کی تشخیص سے پیدا ہوا اور اس کے جمع ہونے یا پیدا ہونے کی وجہ سے جہاں تشخیص کی گئی تھی، غلط تھا۔ عدالت عالیہ کا یہ نتیجہ کہ منافع بیکانیر میں نہیں بلکہ کلکتہ میں ہوا، اور اس کی ایک اور بنیاد پر حمایت کی جاسکتی ہے، یعنی۔ کہ منافع کا منبع کاروبار تھا اور چونکہ منافع کا صحیح اندازہ ٹیکس دہندہ کے ذریعہ اپنائے گئے طریقہ کار کے مطابق ٹریڈنگ اکاؤنٹ میں اس کے اختتامی اسٹاک کو جہاں کہیں بھی موجود ہو، لانے کے بعد ہی لگایا جاسکتا ہے، اس لیے پورے منافع کو کاروبار کرنے کی جگہ پر جمع یا جمع ہونے کے لیے لیا جانا چاہیے، یعنی، کلکتہ۔

سال کے آغاز اور اختتام پر اسٹاک کی تشخیص کے ذریعے منافع کا تعین کرنے کے طریقہ کار کے بنیادی اصول اور اس اصول کی اختتامی اسٹاک کی قیمت اس کی لاگت پر یا مارکیٹ ویلیو، جو بھی کم ہو، پر کی جانی چاہیے۔

وسٹر اینڈ کمپنی بنام ان لینڈ ریونیو کمشنران (12 ٹیکس کیس۔813) اور کمشنر انکم ٹیکس، مدراس بنام چینگل ویرایا چیٹی (آئی ایل آر 48 مدراس۔836) حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلاپیلیٹ کا دائرہ اختیار دیوانی اپیل نمبر 142بابت 1952 -

کلکتہ میں بااختیار عدالت عالیہ کے 4 جون 1951 کے فیصلے اور حکم سے 14 مارچ 1952 کے حکم کے ذریعے سپریم عدالت کی طرف سے دی گئی خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل (چکرورتی اور داس گپتا جسٹس صاحبان) 66 آر اے نمبر 3 بنگال 47۔1946 اور 66 آر اے نمبر 4 بنگال 47۔1946 - میں انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل، کلکتہ بنچ کے 26 مارچ 1946 کے حکم سے پیدا ہونے والے 1947 کے آئی ٹی آر نمبر 7 اور 6 میں خصوصی دائرہ اختیار (انکم ٹیکس)۔

اپیل کنندہ کے لیے این۔سی۔چٹرجی بشمول ایس۔این۔مکھرجی)

مدعا علیہ کی طرف سے: بھارت کے سالیسیٹر جنرل (جی۔این۔جوشی بشمول سی۔کے۔ڈیفٹری۔

9 اکتوبر، 1953. عدالت کا فیصلہ جسٹس پتنجلی ساستری کے ذریعے سُنایا گیا

جسٹس پتنجلی ساستری ۔ کلکتہ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے ایک اپیل ہے جس میں بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 66(2) کے تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کے حوالہ کا جواب دیا گیا ہے، جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے۔

اپیل کنندہ ایک رجسٹرڈ فرم ہے جس میں دو بھائی مساوی حصص کے ساتھ شراکت دار ہوتے ہیں۔ یہ فرم کلکتہ میں سونے، چاندی کے تاجروں کے طور پر کاروبار کر رہی تھی جو بنیادی طور پر چاندی کا کاروبار کرتے تھے اور تجارتی بنیاد پر اپنے کھاتوں کو رکھتے تھے۔ حساب کے سال 1997 (رام نومی) کے دوران، چاندی کے 582 بار (کچھ کلکتہ میں موجود پرانے اسٹاک سے اور کچھ سال کے دوران کہیں اور خریدے گئے) بیکانیر بھیجے گئے جہاں شراکت دار رہتے تھے، اور ان کی لاگت پر قیمت فرم کی کتابوں میں جمع کی گئی تھی۔ سال 43-1942 کے لیے فرم پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ مذکورہ چاندی کی بار شراکت داروں کو ان کے گھریلو استعمال کے لیے فروخت کی گئی تھیں لیکن انکم ٹیکس حکام نے قرار دیا کہ مبینہ فروخت حقیقی نہیں تھی اور یہ کہ مذکورہ چاندی کی باریں ابھی بھی پچھلے سال 1997 کے اختتام پر فرم کے اسٹاک ان ٹریڈ کا حصہ تھیں، اور اس کے مطابق انہوں نے قابل ٹیکس منافع میں 2,20887 روپے کی رقم شامل کی، اختتامی دن بازار کی قیمت پر مذکورہ 582 باروں کی قیمت سے پیدا ہونے والی اضافی رقم کے طور پر بازار میں ان کی قیمت کی جاتی تھی۔ وہ شرح جس پر کلکتہ کے بقیہ اختتامی اسٹاک کی قیمت فرم کی کتابوں میں کی گئی تھی۔

اپیل پر اپیلیٹ ٹریبونل نے مقدمے کے تمام حقائق اور حالات کے پیش نظر اپنا نتیجہ درج ذیل درج کیا:

" ان تمام حالات سے ہمیں یہ واضح ہوتا ہے کہ بیکانیر میں چاندی کی باروں کے ذخیرے کو کلکتہ کے کاروبار کے اسٹاک ان ٹریڈ کے حصے کے طور پر استعمال کرنے میں انکم ٹیکس حکام کی کارروائی کافی حد تک جائز تھی۔ کلکتہ میں خوف و ہراس کی وجہ سے اپیل کنندہ کو بیکانیر میں ایک محفوظ جگہ پر قیمتی اسٹاک ان ٹریڈ کو ہٹانا پڑا جیسا کہ اس وقت کلکتہ کے بہت سے دوسرے تاجروں نے کیا تھا۔ اس کے بعد فرم کے شراکت داروں نے چاندی کی منڈی کے اوپر

کی طرف بڑھنے کے رجحان کو دیکھا، اور کھاتوں کی کتابوں میں اندراجات اور شراکت داروں کو فروخت کی کہانی سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا، تاکہ حساب کے سال کے منافع کو عارضی طور پر کافی حد تک کم کیا جا سکے۔"

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی گئی۔ ٹریبونل کے حکم سے پیدا ہونے والے قانون کے سوالات کے طور پر چھ سوالات کا حوالہ عدالت عالیہ کو دینے کے لیے ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت فرم کی جانب سے درخواست بھی مسترد کر دی گئی۔

اس کے بعد فرم نے دفعہ 66(2) کے تحت عدالت عالیہ کا رخ کیا، اور عدالت نے ٹریبونل کو ہدایت کی کہ وہ اپنے فیصلے کے لیے قانون کے درج ذیل سوال کا حوالہ دے:

چاہے کیس کے حالات میں اور بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 4(1)(ب) اور دفعہ 14(2)(ج) کی حقیقی معنی میں، 2,20887 روپے، کیا قانون طور قابل ٹیکس تھے؟

یہ حوالہ چکرورتی اور داس گپتا جسٹس صاحبان نے سنا، جنہوں نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا۔

فرم دفعہ 4-الف اور 4-ب کے معنی کے اندر، جو اس وقت برطانوی بھارت کے نام سے جانا جاتا تھا، میں مستقل رہائشی اور عام طور پر رہائشی مانے جاتے تھے اس کی کل آمدنی میں دفعہ 4(1)(ب)(ii) کے تحت برطانوی بھارت کے بغیر، اس میں جمع ہونے والی یا پیدا ہونے والی آمدنی بھی شامل ہوگی۔ تاہم، فرم نے دفعہ 14(2)(ج) کے تحت مذکورہ رقم کے سلسلے میں چھوٹ کا دعوی کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ٹیکس کسی بھارتیہ کے ذریعے کسی بھارتیہ ریاست کے اندر اس کو حاصل ہونے والی یا پیدا ہونے والی کسی آمدنی، منافع یا بچت کے سلسلے میں قابل ادائیگی نہیں ہوگا۔ یہ دعوی کیا گیا کہ یہاں تک کہ انکم ٹیکس حکام کے اس نتیجے پر کہ زیر بحث چاندی کی باریں کلکتہ میں کاروبار کے اسٹاک ان ٹریڈ کا حصہ ہیں اور انہیں بیکانیر سے ہٹانا صرف سیکیورٹی کی وجوہات کی بنا پر اثر انداز ہوا تھا، مذکورہ باریں بقیہ اکاؤنٹنگ سال کے دوران وہاں رہیں، سال کے اختتام پر بیکانیر میں مارکیٹ کی شرح پر ان کی قیمت سامان میں اضافہ ہوا۔، بیکانیر (اس وقت ایک بھارتیہ ریاست) میں جمع ہونے والا منافع، جس کے نتیجے میں اسے دفعہ 14(2)(ج) کے تحت مستثنی قرار دیا گیا تھا۔

عدالت عالیہ نے اس دلیل کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اسٹاک ان ٹریڈ کی قیمت میں اضافے کی نمائندگی کرنے والا "تخمینی منافع" ویلیوایشن سے نکلتا ہے اور صرف اس صورت میں جب یہ ظاہر ہوتا ہے یا یہ پیدا ہوتا ہے یا

جمع ہوتا ہے۔اس طرح منافع کا ذریعہ تشخیص ہے،اوراس کا مقام وہ جگہ ہے جہاں تشخیص کی جاتی ہے
جس چیز کی تشخیص کی جاتی ہے وہ فرم کے مقام پرفرم کا کاروبار ہےاورفرم کے تمام اسٹاک-ان-ٹریڈ کو جہاں کہیں بھی جسمانی طور پر واقع ہو وہاں اس کی تشخیص ضروری طور پر شامل کیا جاتا ہے۔وہ منافع جو کسی کاروبار کی اسٹاک ویلیوایشن کا نتیجہ ہوتا ہےاس طرح سوئی جینریز ہوتا ہے، جوخود ایک اقسام ہے،جس پر جسمانی جمع کے عام تصورات لاگونہیں ہوں گے۔جب ویلیوایشن کی جاتی ہےتو یہ وجود میں آتا ہےاور چونکہ یہ ویلیوایشن سے پیدا ہوتا ہے،اس لیے یہ پورے اسٹاک ان ٹریڈ کےحوالے سےاس فرم کی جگہ پر پیدا ہوتا ہےجس کے اسٹاک ان ٹریڈ کی قیمت کی جارہی ہےاس سے قطع نظر کہ اسٹاک ان ٹریڈ کے حصے کہاں ہو سکتے ہیں۔

اگرچہ ہم اس نتیجے سے متفق ہیں کہ اس کا کوئی حصہ اکاؤنٹنگ سال میں فرم کا منافع نہیں ہوسکتا ہے
کہا جاتا ہے کہ بیکانیر میں جمع ہوا یا پیدا ہوا، ہمے لگتا ہے کہ جس استدلال کے ذریعے فاضل جج اس نتیجے پر پہنچے، پورے احترام کے ساتھ، ایک غلط فہمی پر آگے بڑھے۔یہ فرض کرنا غلط ہے کہ مارکیٹ کی شرح پر اختتامی اسٹاک کی قیمت، اس کے مقصد کے لیےتھی، اس طرح کے اسٹاک کی قیمت میں کوئی اضافہ لاتی ہے۔غیر فروخت شدہ اسٹاک کی قیمت کو کریڈٹ کرنے کا اصل مقصد ان سامان کی قیمت کو متوازن کرنا ہے جوان کی خریداری کے وقت اکاؤنٹ کے دوسری طرف درج کی گئی تھی، تاکہ اکاؤنٹ کے دونوں اطراف سے ایک ہی اسٹاک سے متعلق اندراجات کو منسوخ کرنے سے صرف وہ لین دین باقی رہے گا جس پر سال کے دوران حقیقی فروخت ہوئی ہے جس میں سال کی تجارت پر اصل منافع یا نقصان ظاہر ہوتا ہے۔جیسا کہ ٹریڈنگ اسٹاک، 1919 کے انعقاد سے منسلک مالیاتی خطرات سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ کے پیراگراف 8 میں نشاندہی کی گئی ہے،" چونکہ اسٹاک کے لیے اندراج جو ٹریڈنگ اکاؤنٹ میں ظاہر ہوتا ہےاس کا مقصد محض خریدی گئی اشیا کے لیے چارج منسوخ کرنا ہے جوفروخت نہیں کی گئی ہے، اسے لازمی طور پر سامان کی قیمت کی نمائندگی کرنی چاہیے۔اگر یہ قیمت سے زیادہ یا کم ہے، تواس کا اثر ان اشیا پر منافع بیان کرنا ہے جو دراصل غلط اعداد وشمار پر فروخت کیے گئے ہیں۔اس سخت نظریے سے ایک رعایت کو عام طور پر سمجھدار بنیادوں پر تسلیم کیا جاتا ہےاوراب اسے رواج کے ذریعے مکمل طور پر منظور کیا جاتا ہے، یعنی۔کھاتے بنانے کی تاریخ پر مارکیٹ ویلیو کو اپنانا، اگر وہ قیمت لاگت سے کم ہے۔یہ یقینی طور پر اگلے سال ان اشیا پر ہونے والے نقصان کی پیش گوئی ہے،اوراگر قیمتیں دوبارہ بڑھتی ہیں تو اس کا اثر بھی ہوسکتا ہے، اگلے سال کے نتائج کو اصل فروخت قیمت اورزیر بحث اشیا کی اصل لاگت کے درمیان فرق سے زیادہ منافع سے منسوب کرنا" (اپریل 1951

میں برطانوی پارلیمنٹ میں پیش کردہ تجارتی منافع کے ٹیکس سے متعلق کمیٹی کی رپورٹ کے پیراگراف 281 میں اقتباس شدہ)۔اگرچہ اس طرح متوقع نقصان کو مدنظر رکھا جاتا ہے،لیکن اختتامی اسٹاک کی قابل قدر قیمت کی شکل میں متوقع منافع کو کھاتے میں نہیں لایا جاتا ہے،کیونکہ کوئی بھی سمجھدار تاجر اس کی اصل وصولی سے پہلے بڑھا ہوا منافع ظاہر کرنے کی پرواہ نہیں کرے گا۔یہ وہ نظریہ ہے جو اس اصول کی بنیاد پر ہے کہ اختتامی اسٹاک کی لاگت قیمت یا بازار کی قیمت جو بھی کم ہو اس پر کی جانی چاہیے،اور اب اسے عام طور پر تجارتی عمل اور اکاؤنٹنسی کے ایک قائم شدہ اصول کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔چونکہ انکم ٹیکس کے مقاصد کے لیے منافع کا حساب تجارتی اکاؤنٹنگ کے عام پرنٹ اصولوں کے مطابق کیا جانا چاہیے، جب تک کہ،یقینا،اس طرح کے اصولوں کو قانونی قوانین کے ذریعے ختم یا ترمیم نہیں کیا گیا ہو،سامان کی قابل قدر قیمت کی شکل میں غیر حقیقی منافع اکاؤنٹنگ سال کے اختتام پر غیر فروخت رہتا ہے اور جو کاروبار جاری ہے اس میں فالوان سال کے کھاتے میں لے جایا جاتا ہے اسے عملی طور پر چارج میں نہیں لایا جاتا ہے،حالانکہ،جیسا کہ پہلے ہی کہا گیا ہے،لاگت سے کم قیمت میں کمی کی وجہ سے ہونے والے نقصان کی اجازت ہے چاہے اس طرح کے نقصان کا اصل میں احساس نہ ہوا ہو۔ومسٹر اینڈ کمپنی بنام ان لینڈ ریونیو کمشنر،" اس قانون (ریونیو قانون) کے تحت منافع وہ منافع ہے جو سال کے دوران حاصل ہوتا ہے۔جو چیز مستثنیٰ معلوم ہوتی ہے اسے تسلیم کیا جاتا ہے جہاں ایک تاجر سامان یا اسٹاک خریدتا ہے اور اب بھی رکھتا ہے جس کی قیمت میں کمی واقع ہوئی ہے۔کوئی نقصان نہیں ہوا ہے۔نقصان نہیں ہوسکتا۔اس کے باوجود،سال کے اختتام پر اسے ان اشیا یا اسٹاک کو ان کی مارکیٹ ویلیو کے مطابق استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

" اس کے عملی کام میں اصول کی ایک مثال کمشنر انکم ٹیکس،مدراس بمقابلہ چنگلو رایا چیٹی کے معاملے میں ملتی ہے۔1921 میں ٹیکس دہندہ نے پیس گڈز کا ایک بڑا اسٹاک 8-13 روپے میں خریدا۔سال کے آخر میں مارکیٹ ویلیو گھٹ کر 6 روپے ایک ٹکڑا رہ گئی۔،اور اس نے پورے اسٹاک کی مارکیٹ ریٹ پر تشخیص کر کے نقصان اٹھایا، بشمول سال کے آخر میں ہاتھ میں موجود غیر فروخت شدہ ٹکڑے۔ان کی آمدنی ٹیکس کی تشخیص میں نقصان کی اجازت دی گئی تھی۔تاہم،اگلے سال (1922) میں،انہوں نے وہی غیر فروخت شدہ سامان درج کیا جو اوپننگ اسٹاک کے طور پر تھا جس کی قیمت 8-13 کروڑ روپے تھی۔ان میں سے کچھ ٹکڑے 1922 کے آخر میں بھی فروخت نہیں ہوئے اور انہوں نے ان کی قیمت 8-8 روپے فی ٹکڑ بتائی اس وقت کی مارکیٹ کی شرح جو تھی،اور اس نے سال کی تجارت پر نقصان ظاہر کیا۔انکم ٹیکس حکام نے اس طرح کے نقصان کا حساب لگانے سے انکار کر دیا،اور اس کا اندازہ

لگایا کہ اس نے اس بنیاد پر منافع کمایا ہے کہ 1922 کے اوپننگ اسٹاک کی قیمت 6 روپے فی ٹکڑا ہونی چاہیے تھی۔ اور غیر فروخت شدہ فی ٹکڑا 8-8 روپے فی ایک ٹکڑا۔ تشخیص کو برقرار رکھا گیا جیسا کہ مناسب طریقے سے کیا گیا تھا، تاہم، یہ دیکھا جائے گا، 1922 کے لین دین، یا یہاں تک کہ مل کر لیے گئے دو سالوں کے لین دین، درحقیقت نقصان میں ختم ہوئے۔ اس طرح، جب کہ ہر سال کے آخر میں مارکیٹ ریٹ پر فروخت نہ ہونے والے اسٹاک کی قیمت جو لاگت سے کم تھی، قبول کی گئی، 1922 کے اوپننگ اسٹاک کے طور پر لے جانے والے غیر فروخت شدہ سامان کی قیمت 6 روپے فی ٹکڑا تھی۔ 1921 کے اختتامی اسٹاک کے طور پر ان کی قیمت کے مطابق اصرار کیا گیا تاکہ 1921 کے تجارتی نتائج کی مسخ شدہ تصویر کو درست کیا جا سکے جو 1921 میں اختتامی اسٹاک کی قیمت کے طور پر قیمت کے بجائے مارکیٹ کی کم شرح کو اپنانے کی وجہ سے کھاتوں میں صحیح طور پر ظاہر نہیں ہوئے تھے۔ اگر بازار میں اضافہ ہوا تھا، تو فرض کریں، 8-8 روپے کے بجائے 15 روپے ایک ٹکڑا، ۔ 1922 کے آخر میں پھر، اوپر بتائے گئے اصولوں پر، یہ ٹیکس دہندہ کی مرضی تھی کہ وہ اختتامی اسٹاک کی قیمت (13-8) روپے) پر تشخیص کرے۔ اور انکم ٹیکس حکام غیر فروخت شدہ سامان کی قابل قدر قیمت کو تشخیص میں لانے کا دعوی نہیں کر سکتے تھے۔ اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ اختتامی اسٹاک کی قابل قدر قیمت کو "تصوراتی منافع" کے طور پر وصول کرنے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ موجودہ معاملے میں، اگرچہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بیکانیر کو بھیجی گئی چاندی کے کچھ حصے کی قیمت سال کے آخر میں بازار کی قیمت سے کم تھی، حوالہ نے اس بنیاد کے بارے میں کوئی سوال نہیں اٹھایا جس کی بنیاد پر تنازعہ کی رقم، یعنی۔ 220887 روپے پر پہنچا تھا۔ دوسری طرف، حوالہ دیا گیا سوال یہ فرض کرتا ہے کہ مذکورہ رقم کا صحیح حساب لگایا گیا تھا اور ایکٹ کی دفعہ 4(1)(ب) اور دفعہ 14(2)(ج) کی صحیح معنی پر صرف قانون میں اس کی تشخیص کو جاری کیا گیا تھا۔

ایک بار پھر، یہ سوچنا ایک غلط فہمی ہے کہ کوئی بھی منافع "اختتامی اسٹاک کی تشخیص سے پیدا ہوتا ہے" اور اس کے پیدا ہونے یا جمع ہونے کا مقام وہ جگہ ہے جہاں تشخیص کی جاتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، اکاؤنٹنگ مدت کے اختتام پر غیر فروخت شدہ اسٹاک کی قیمت اس مدت کے تجارتی نتائج کا تعین کرنے کے عمل کا ایک ضروری حصہ ہے، اور اسے کسی بھی لحاظ سے اس طرح کے منافع کا ذریعہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ نہ ہی وہ جگہ جہاں اس طرح کی تشخیص کی جاتی ہے اسے "ان کے حصول کا مقام" سمجھا جا سکتا ہے۔ کاروبار کے منافع اور فوائد کا منبع بلاشبہ کاروبار ہے، اور ان کے جمع ہونے کی جگہ وہ جگہ ہے جہاں کاروبار چلتا ہے۔ چونکہ اس طرح کے منافع کا صحیح طریقے سے تعین

ایک ٹیکس دہندہ کے ذریعہ اپنائے گئے طریقہ کار کے مطابق ٹریڈنگ اکاؤنٹ میں اس کے اختتامی اسٹاک کو لانے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے جہاں کہیں بھی یہ موجود ہو، پورے منافع کو کاروبار کو جاری رکھنے کی جگہ پر جمع یا پیدا ہونے کے لیے لیا جانا چاہیے۔انکم ٹیکس حکام کے اس نتیجے پر کہ بیکانیر میں پڑے چاندی کے 582 بار واقعی فروخت نہیں ہوئے تھے بلکہ اکاؤنٹنگ سال کے اختتام پر فرم کے کاروبار کے غیر فروخت شدہ اسٹاک کا حصہ رہے تھے،اس سال کا پورا منافع کلکتہ میں جمع ہوا یا پیدا ہوا جہاں کاروبار کیا گیا تھا،اس کاروبار کا کوئی حصہ تسلیم شدہ طور پر بیکانیر میں لین دین نہیں ہوا تھا۔

ہم عدالت عالیہ سے اتفاق کرتے ہیں کہ جس سوال کا حوالہ دیا گیا ہے اس کا جواب مثبت ہونا چاہیے حالانکہ مختلف بنیادوں پر۔اس کے مطابق اپیل کو حرجانہ کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: پی کے مکھرجی۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: جی۔ایچ۔راجادھیکش۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 13:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document